محبت اہل بیت

بفیضان نظر

جانشین شمس المشائخ، قائد ملت اسلامیہ، نبیرۂ محدث اعظم پاکستان
پیر طریقت، رہبر شریعت، صاحبزادہ
ابو العلی، قاضی محمد فیض رسول حیدر رضوی دامت برکاتہم القدسیہ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان سنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار فیصل آباد

از قلم
حضرت علامہ مولانا ابو الحماد مفتی محمد محب النبی رضوی صاحب
مہتمم وصدر مدرس جامعہ حبیبیہ رضویہ فضل العلوم جہانیاں

کمپوزنگ و پروف ریڈنگ

مولانا محمد صادق بشیر رضوی
مدرس: جامعہ حبیبیہ رضویہ فضل العلوم

تحریک اہلسنت پاکستان تحصیل جہانیاں

محبت اہل بیت

قُلْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی۔

(سورۃ الشوری، الآیہ ۲۳)

تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے ذریعے اہلبیت کی محبت کو لازم قرار دیا۔

☆.......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے عرض کیا

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ قَرَابَتُكَ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ وَجَبَتْ عَلَیْنَا مَوَدَّتُھُم قَالَ عَلِیٌّ وَ فَاطِمَۃُ وَ وَلَدَاھُمَا (زرقانی علی المواہب، الدرالمنثور، الصواعق المحرقہ)

یارسول اللہ وہ آپ کے قریبی کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟
فرمایا علی، فاطمہ اور ان کے بیٹے۔

☆....حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے:

انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اہلبیت نبوت نے ہم لوگوں کے قول و فعل سے فخر محسوس کیا تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں تم لوگوں پر فضیلت حاصل ہے جب یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ ان لوگوں کی مجلس میں تشریف لے گئے اور فرمایا:

اے گروہ انصار! کیا تم لوگ بے عزت نہیں تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعے عزت عطا فرمائی انصار نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ ﷺ
حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم مجھے جواب نہیں دیتے؟

انصار نے عرض کیا حضور ہم کیا عرض کریں؟

فرمایا کیا تم لوگوں نے یہ نہیں کہا کہ آپ کی قوم نے آپ کو نکال دیا ہم نے پناہ دی آپ کی قوم نے آپ کی تکذیب کی ہم نے تصدیق کی انہوں نے آپ کو چھوڑ دیا ہم نے آپ کی مدد کی۔ حضور ﷺ اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ انصار گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے اور عرض کیا:

اَمْوَالُنَا وَمَافِیْ اَیْدِیْنَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَنَزَلَتْ قُلْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی۔ (الشرف المؤبد)

ہمارے تمام اموال اور املاک اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں۔

اس پر یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی **قُلْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی۔**

☆.... حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:

مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ﷺ ثُمَّ تَلَا وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِیْ اِبْرَاهِیْمَ الْآیَه ثُمَّ قَالَ اَنَا ابْنُ الْبَشِیْرِ اَنَا ابْنُ النَّذِیْرِ ثُمَّ قَالَ وَاَنَا مِنْ اَهْلِ الْبَیْتِ الَّذِیْنَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَوَدَّتَهُمْ وَ مَوَالَاتَهُمْ فَقَالَ فِیْمَا اَنْزَلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ قُلْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی۔

(الصواعق المحرقہ)

جو مجھے پہچانتا ہے وہ مجھے پہچانتا ہی ہے اور جو نہیں پہچانتا وہ بھی جان لے کہ میں حسن ہوں فرزند رسول ﷺ، پھر یہ آیہ مبارکہ تلاوت فرمائی واتبعت ملة آبائی ابراہیم آخر تک۔ پھر فرمایا میں بشیر ونذیر کا فرزند ہوں

اور میں اہل بیت نبوت سے ہوں جنکی محبت و دوستی اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض فرمائی اور اس بارے میں اللہ نے اپنے نبی محمد ﷺ پر یہ آیہ مبارکہ

’’**قُلۡ لَا اَسۡئَلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰی**۔..

نازل فرمائی۔

☆.....جب امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قید کی حالت میں دمشق لاکر ایک مقام پر کھڑا کیا گیا ایک شامی ظالم نے آپ سے کہا:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ قَتَلَکُمۡ وَاسۡتَأۡ صَلَکُمۡ وَ قَطَعَ قَرۡنَ الۡفِتۡنَۃَ ۔ فَقَالَ لَہٗ اَمَا قَرَءۡ تَ قُلۡ لَا اَسۡئَلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰی ۔قَالَ وَاَنۡتُمۡ ھُمۡ؟ قَالَ نَعَمۡ ۔ (الدر المنثور، الصواعق المحرقہ)

خدا کا شکر ہے کہ جس نے تمہارا خاتمہ کیا اور تمہاری جڑوں کو کاٹا اور فتنہ پروروں کو مٹایا (العیاذ باللہ) آپ نے اس سے فرمایا کیا تو نے قرآن میں یہ آیہ مبارکہ نہیں پڑھی ’’ **قُلۡ لَا اَسۡئَلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰی** ۔‘‘ اس نے کہا کیا وہ تم ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

سوال:

تبلیغ وحی پر اجر طلب کرنا جائز نہیں جس طرح قرآن پاک میں دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے اپنی قوموں سے فرمایا **مَا اَسۡئَلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ** (میں اس پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا) اور پھر تبلیغ وحی آپ پر واجب تھی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **بَلِّغۡ مَا اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ** (پ٦ ع١٤)

پہنچا دو جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے۔

اور واجب پر اجر طلب نہیں کیا جاتا۔

جواب:

بے شک وحی پر اجر طلب کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی آپ نے اجر طلب فرمایا:

قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔

(سورة ص الآیہ ۸۶)

تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں۔

لہذا ''الا المودة فی القربیٰ'' میں آپ نے کوئی اجر طلب نہیں کیا بلکہ اس آیہ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا محبت اہل بیت طلب کرتا ہوں یہ محبت تو ویسے ہی تم پر فرض ہے اور اس میں خود تمہارا فائدہ ہے۔

☆....امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عربی شعر ہے:

لَا عَيْبَ فِيْهِمْ غَيْرَ اَنَّ سُيُوْفَهُمْ

بِهِنَّ فُلُوْلٌ مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ

ان میں سوائے اس کے کوئی عیب نہیں ہے کہ ان کی تلواروں میں دشمنوں سے ٹکرانے کی وجہ سے دندانے ہیں۔

یعنی یہ عیب نہیں ہے یہ تو بہادری ہے۔

اسی طرح فرمایا:

قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبىٰ۔

(سورة الشوری، الآیہ ۲۳)

تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔

دوسرے انبیاے کرام علیھم السلام نے اجرنہیں مانگا میں اجر کیسے مانگ سکتا ہوں

میں تو تمہارے فائدے کے لئے حکم دیتا ہوں کہ میرے اہلبیت سے محبت ومودت کر کے اپنا فرض پورا کرنا اس سے تمہیں دنیا وآخرت میں فائدہ ہے۔

☆.... امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

یَا اَھلَ بَیتِ رَسُولِ اللّٰہِ حُبُّکُم

فَرضٌ مِّنَ اللّٰہِ فِی القُرآنِ اَنزَلَہٗ

اے اہل بیتِ رسول ﷺ تم سے محبت رکھنا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جس کو اس نے اتارا ہے فرض قرار دیا ہے۔

یَکفِیکُم مِن عَظِیمِ القَدرِ اِنَّکُم

مَن لَّم یُصَلِّ عَلَیکُم لَا صَلوٰۃَ لَہٗ

تمہاری عظمت وشان کیلئے یہی بات کافی ہے کہ جس نے تم پر درود پاک نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں۔

اِذَا نَحنُ فَضَّلنَا عَلِیاً فَاِنَّنَا

رَوَافِضُ بِالتَّفضِیلِ عِندَذِی الجَھلِ

جب ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کو بیان کیا تو بے شک ہم بیان تفضیل کے سبب سے جاہلوں کے نزدیک رافضی ہو گئے۔

وَفَضلُ اَبِی بَکرٍ اِذَا مَا ذَکَرتُہٗ

رُمِیتُ بِنَصبٍ عِندَ ذِکرِی لِلفَضلِ

اور جس وقت ہم فضائل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں تو اس وقت ہم پر ناصبی ہونے کی تہمت لگائی جاتی ہے۔

قَالُوا تَرَفَّضتَ قُلتُ كَلّا

مَاالرِّفُضُ دِيُنِیُ وَلَااِعُتِقَادِیُ

جن جاہلوں نے مجھ کو کہا کہ تو رافضی ہو گیا ہے تو میں نے جواب دیا کہ حاشا میرا دین اور میرا اعتقاد رافضیوں کا سا نہیں ہے۔

لٰكِنُ تَوَلَّيُتُ غَيُرَ شَكٍّ

خَيُرَ اِمَامٍ وَّ خَيُرَ هَادِیُ

لیکن اس میں شک نہیں کہ میں بہتر امام اور بہتر ہادی کے ساتھ دوستی و محبت رکھتا ہوں۔

اِنُ كَانَ رِفُضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ

فَلُيَشُهَدِ الثَّقَلَانِ اَنِّی رَافِضُ

اگر آل محمد ﷺ کی محبت ہی کا نام رفض ہے تو دونوں جہان گواہ رہیں کہ بے شک میں رافضی ہوں۔

☆.... نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُوُلُ اللّٰهِ ﷺ اَحِبُّو االلّٰهَ لِمَا يَغُذُوُكُمُ مِنُ نِعُمَةٍ وَاَحِبُّوُنِیُ بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّو ااَهُلَ بَيُتِیُ لِحُبِّیُ۔

(جامع ترمذی)

اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمت سے روزی دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کے لئے میرے اہل بیت سے محبت کرو۔ اہلبیت سے محبت کریں گے تو دنیا میں بھی فائدہ ہے کہ فتنوں و گمراہی

سے بچ جائیں گے۔ اور آخرت کا فائدہ ہے کہ نجات ملے گی اور نبی اکرم ﷺ کی محبت وقرب حاصل ہوگا۔

☆.... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن ۹ ذوالحج کو رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار تھے اور فرمارہے تھے:

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللّٰہِ وَ عِتْرَتِیْ اَھْلَ بَیْتِیْ ۔ (جامع ترمذی)

اے لوگو! میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ جب تک تم ان کو تھامے رہو گے گمراہ نہ ہو گے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری عترت یعنی اہل بیت۔

☆.... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت اللہ شریف کے دروازے کو پکڑ کر فرمایا: **سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَھْلُ بَیْتِیْ مِنْکُمْ مَثَلُ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَّکِبَھَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا ھَلَکَ ۔** (مسند احمد، مشکوۃ المصابیح)

میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آگاہ رہو تم میں میرے اہلبیت کی مثال جناب نوح کی کشتی کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا ہلاک ہو گیا۔

ع اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

☆.... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے امام حسن وامام حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

مَنْ اَحَبَّنِیْ وَ اَحَبَّ ھٰذَیْنِ وَاَبَاھُمَا وَاُمَّھُمَا کَانَ مَعِیْ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (جامع ترمذی)

جو شخص مجھ سے، ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے درجے میں میرے ساتھ ہوگا۔

اہلبیت کی محبت سرمایہ ایمان ہے اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم حد درجہ ان سے محبت کرتے اور ان کی تعظیم کرتے۔

☆.... حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے شدید محبت کرتے اور کثرت سے انکی تعظیم کرتے۔

بخاری شریف میں ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بیان کرتی ہیں کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وَاللّٰہِ لَقَرَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ (صحیح بخاری)

اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں سے حسن سلوک کرنا مجھے اپنے قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

ایک مرتبہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر خطبہ دینے کے لئے تشریف فرما ہوئے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ابھی بچے تھے تشریف لائے فرمایا میرے نانا کے منبر سے اترو

فَقَالَ صَدَقْتَ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَمَجْلِسُ اَبِیْكَ ثُمَّ اَخَذَہٗ وَ اَجْلَسَہٗ فِیْ حُجْرِہٖ وَبَکیٰ فَقَالَ عَلِیٌّ اَمَا وَاللّٰہِ مَاکَانَ عَنْ رَأْئِیْ فَقَالَ صَدَقْتَ وَاللّٰہِ مَااتَّھَمْتُكَ۔

(الصواعق المحر قہ،عربی،۲۶۹)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم نے سچ کہا خدا کی قسم یہ تمہارے جدامجد کا منبر ہی ہے پھر انہیں پکڑ کر اپنی گود میں بٹھالیا اور رو پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم اس نے میرے کہنے سے یہ نہیں کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپ سچے ہیں مجھے آپ پر کوئی بدگمانی نہیں۔

اسی طرح حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ بھی منقول ہے (الصواعق المحر قہ)

☆.... حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا

اور حضرت عبداللہ ابن عمر نے پاس آنے کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت نہ عطا فرمائی۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دیکھ کر واپس چلے گئے۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بُلا بھیجا کہ پیارے حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو بلا لاؤ انہوں نے آکر کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ نے اپنے بیٹے کو پاس آنے کی اجازت نہ دی تو مجھے کیسے دیں گے (اس لئے میں واپس چلا گیا) اس پر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

اَنْتَ اَحَقُّ بِالْاِذْنِ مِنْهُ وَهَلْ اَنْبَتَ الشَّعْرُ فِى الرَّأْسِ بَعْدَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْتُمْ۔ (الصواعق المحر قہ)

آپ میرے بیٹے سے زیادہ اجازت کے مستحق ہیں اور ہمارے سروں پر یہ بال اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد آپ ہی نے تو اگائے ہیں۔

☆ .... حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جب مدائن فتح ہوا تو مال غنیمت تقسیم کیا گیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، حضرت امام حسن کو ایک ہزار درہم، حضرت امام حسین کو بھی ایک ہزار درہم دیے اور حضرت عبداللہ ابن عمر کو ۵۰۰ درہم دیے حضرت عبداللہ بن عمر نے عرض کیا مَیں عہد نبوی میں جوان تھا جہاد کرتا تھا اور یہ بچے تھے مدینہ طیبہ کی گلیوں میں کھیلا کرتے تھے آپ نے ان کو ہزار، ہزار درہم دیے اور مجھے پانچ سو! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پہلے ان جیسی فضیلت حاصل کرو پھر ہزار درہم کا مطالبہ کرنا، ان کے باپ حضرت علی، ماں حضرت فاطمہ، نانا رسول اللہ ﷺ، نانی حضرت خدیجہ، چچا حضرت جعفر طیار، پھوپھی حضرت ام ہانی، ماموں حضرت ابراہیم بن رسول اللہ، خالہ حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں یہ سن کر ابن عمر خاموش ہو گئے۔

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو انھوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اہل جنت کے چراغ ہیں۔

جب اس بات کا علم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوا تو آپ مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر

تشریف لے گئے حضرت عمر نے کہا اے علی! آپ نے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اہل جنت کا چراغ کہا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ بات اپنی سند سے لکھ دیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ مبارک سے بسم اللہ شریف کے بعد لکھا:

هٰذَا مَاضَمَنَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ لِعُمَرَ ابْن الْخَطَّابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَنْ جِبْرِیْلَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَنَّ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (الریاض النظرہ)

یہ وہ بات ہے جس کے ضامن ہوئے علی بن ابی طالب واسطے عمر بن خطاب کے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے جبریل علیہ السلام نے ان سے اللہ تعالیٰ نے کہ عمر بن خطاب اہل جنت کے چراغ ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لکھا ہوا فرمان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لے لیا اور اپنی اولاد کو وصیت کی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو کفن و غسل دے چکو تو اسے میرے کفن میں رکھ دینا میں اسے اللہ کے حضور پیش کروں گا۔ تو جب آپ شہید ہوئے وہ کاغذ حسب وصیت آپ کے کفن میں رکھ دیا گیا۔

☆.... ان کی محبت نجات کی ضامن ہے

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَعْرِفَةُ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَ حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ جَوَازٌ عَلٰی الصِّرَاطِ وَالْوَلَایَةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ اَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ (الشفاء)

آل محمد کی معرفت دوزخ سے نجات اور انکی محبت پل صراط سے گزرنے کی سند ہے کی سند ہے اور آل محمد ﷺ کی ولایت عذاب سے امان ہے۔

☆.... معاذ اللہ ان کی عداوت جہنم میں لے جانے والی ہے

لَوْ اَنَّ رَجُلاً صَفَنَ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلّٰی وَصَامَ ثُمَّ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ مُبْغِضٌ لِاَھْلِبَیْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ دَخَلَ النَّارَ۔ (المستدرک للحاکم)

اگر کوئی آدمی رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہو اور روزہ دار ہو پھر فوت ہو جائے لیکن وہ محمد ﷺ کے اہلبیت سے بغض رکھتا ہو تو وہ جہنمی ہے۔

ع اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆